تجلیات غوثیه

مؤلف : پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمه

ناشر : بزم غلامان غوث اعظمؒ (رجسٹرڈ) ۔ فیصل آباد

صفحات : ۱۴۱

طباعت : گوارا

قیمت : درج نہیں

چھٹی صدی ھجری کے بلند پایه عالم اور معروف صوفی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (م ۵٦۱ ھ) ، ان ممتاز افراد میں سے ھیں جن کی سوانح حیات ، خدمات اور تعلیمات پرکثرت سے لکھا گیا ہے۔ لکھنے والوں کی بڑی تعداد نے اُن کے افکار و تعلیمات کی جگه خوارق و کرامات پر زور دیا ہے۔ زیر نظر مقاله بھی خوارق و کرامات کے ذکر سے خالی نہیں ۔ مقاله واضح طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں احوال و مقامات اور حضرت جیلانیؒ کے صفاتی ناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسرا حصه اُن کی دینی اور اصلاحی خدمات کا احاطه کرتا ہے۔ دوسرے حصے میں بالخصوص ذیلی عنوان , خطبات و تعلیمات غوثیه ، کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے۔ تبصرہ نگار کی نظر میں وہ پورے مقالے کی جان ہے ۔

خوارق و کرامات کتنے ھی تواتر سے کیوں نہ بیان کیے گئے ھوں، ان میں عام قاری کے لیے کوئی قابل عمل پہلو نہیں ھوتا نیز تاریخ و وتحقیق کی میزان میں بہت سے دعوے بے حقیقت ثابت ھوتے ھیں۔ صوفیاء کی سوانح حیات لکھتے ھوئے اُن کی سیرت کے وہ پہلو اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے جو خلق خدا کی اصلاح کا باعث بنے اور آج بھی دینی ذوق پیدا کرنے میں معاون ھیں۔ جناب ڈاکٹر محمد اختر چیمہ حضرت جیلانیؒ کے اخلاق و عادات کے بیان میں بتاتے ھیں کہ وہ معاشرے کے نچلے طبقے سے ملنے جلنے میں عار محسوس نہ کرتے تھے، غریبوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، ان کی برائیوں سے بالعموم درگزر فرماتے اور ان کی بدخوئی تک کو برداشت کرتے تھے۔ اس کے برعکس امراء عصر سے چنداں قربت نہ تھی۔ حق گوئی اور بےباکی میں اُنھیں خلیفۂ وقت کا جاہ و جلال متأثر نہ کر سکتا تھا۔ اخلاق و کردار کے یہ اور ایسے ھی دوسرے پہلو ھیں جو تجلیات غوثیہ کے قاری کو اپنے طرز حیات کو درست کرنے میں مدد دے سکتے ھیں۔

جناب چیمہ نے اس بےاصل روایت پر گرفت کی ہے کہ حضرت جیلانیؒ کے ایک فرزند شیخ عبدالوھاب جیلانی حیدر آباد (سندھ) میں مدفون ھیں، مگر یہ بیان بغیر کسی تنقیح کے درج کر دیا ہے کہ حضرت جیلانیؒ اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں مراکش، الجزائر، مصر، جزائر بحر ھند اور انڈونیشیا تک، بذات خود، تشریف لے گئے تھے۔ (صفحہ ۹۲)

مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور مؤلف نے ۷۵ کتب و جرائد کی تفصیل فہرست ماخذ کے تحت دی ہے۔ اِس فہرست میں جہاں اھم اور بنیادی مآخذوں کا ذکر ہے وھیں معمولی درجے کے اخباری

مضامین کا بھی اندراج ہے۔ اگر مقالہ بنیادی اور اہم مآخذوں پر ھی مبنی ہوتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔

حضرت جیلانیؒ کے اوصاف کریمہ کے بیان کا اختتام اس جملے پر کیا گیا ہے ، آپ اِنّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم کا نمونہ اور اِنّک لَعَلی ھُدًی مُسْتَقِیم کا آئینہ تھے ،(ص : ۵۰) اِن دونوں آیات میں حضرت آقای دو جہاں کو خطاب کیا گیا ہے اور اس جملے میں آیات کا استعمال طبیعت پر گراں گزرا ہے۔

کتاب گوارا کتابت کے ساتھ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ کارڈ بورڈ کی جلد حضرت جیلانیؒ کے مزار کی جاذبِ نظر تصویر سے مزّین ہے۔

(اختر راھی)

●●●